اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل لاہور

یوم شنبہ

۶ شعبان ۱۳۶۸ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۳	۴ احسان ۱۳۲۸ ش	۴ جون ۱۹۴۹ء	نمبر ۱۲۷

اخبار احمدیہ

ناصر آباد اسٹیٹ ۳۰ مئی :- حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی ۔ الحمد للہ

خاندان نبوت کے باقی افراد بخیریت ہیں ۔

۲۔ آج چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری لاہور سے یہاں پہنچے :-

لاہور اور کراچی کے درمیان لاریاں چلانے کی بات چیت

لاہور ۳ جون :- صوبہ سندھ کے وزیر اعظم مسٹر یوسف ہارون نے کل یہاں بیان دیتے ہوئے کہا ۔ کہ حکومت سندھ نے صوبے میں زرعی اصلاحوں کی تحقیق کے لئے ہر ضلع میں ایک کمیٹی مقرر کردی ہے ۔ یہ کمیٹیاں مکانوں دوکانوں اور زمینوں کی الاٹمنٹ کی چھان بین کریں گی ۔ اور غلطیوں کو دور کرنے کی کوشش کرینگی ۔ آپ نے کہا صوبہ سندھ اب مالی لحاظ سے چٹان کی طرح مضبوط ہے ۔ خوراک کی حالت عمدہ ہے ۔ اور جرائم کی تعداد دن بدن کم ہو رہی ہے ۔ تیل کے ذخیرے کے معاملے کی بدستور تحقیق جاری ہے ۔ آج کل حکومت مغربی پنجاب سے لاہور اور کراچی کے درمیان دونوں حکومتوں کی مقبوضہ لاریاں چلانے کے متعلق بات چیت کی ہے

پاکستان میں کپڑا بننے کی چھ ملوں کا قیام

لاہور ۳ جون :- حکومت پاکستان سال رواں کے ختم ہونے سے پہلے پہلے پاکستان میں کپڑا بننے کی چھ ملیں قائم کر رہی ہے ۔ یہ ملیں کراچی ۔ رحیم یار خان ۔ لائلپور اور راولپنڈی میں قائم کی جائینگی ان کے لئے جدید مشینیں منگوائی گئی ہیں ۔ اور انہیں بڑی تیزی سے لگایا جا رہا ہے ۔ ان ملوں میں چند غیر ملکی ماہرین کے علاوہ باقی تمام کام کرنے والے پاکستانی ہوں گے ۔ آج کراچی میں پاکستان کی اقتصادی حالت پر تبصرہ کرتے ہوئے برطانوی سفیر ڈپٹی ہائی کمشنر نے کہا ۔ پاکستان کی اقتصادی حالت حیرت انگیز طریق پر روبہ ترقی ہے ۔ وہ تمام مشکلیں جو مہاجرین کے مسئلے سے متعلق تھیں ۔ ان پر قابو پایا جا چکا ہے ۔ حکومت نے متوازی بجٹ پیش کرنے کے علاوہ اپنی جداگانہ کرنسی جاری کر دی ہے ۔ اس کے علاوہ کئی قرضے بھی کامیابی کے ساتھ جاری کئے جا چکے ہیں :-

کشمیر کمیشن کی سرگرمیاں

سری نگر ۲ جون :- آج ہندوستان اور پاکستان کے جوابات پر غور کرنے کیلئے اتحادی قوموں کے کشمیر کمیشن کا اجلاس ۲½ گھنٹے تک جاری رہا ۔ کمیشن دونوں حکومتوں کے جوابات اس وقت تک شائع نہیں کرے گا ۔ جب تک وہ اس بات کا فیصلہ نہ کرے ۔ کہ آئندہ کیا اقدام ہوگا ۔

اجلاس کے بعد کمیشن کے ایک ترجمان نے کہا ۔ یہ قیاس درست نہیں ۔ کہ کمیشن اپنی رپورٹ پیش کرنے کے لئے لیک سیکسیس واپس جانے کا ارادہ رکھتا ہے ۔

خطاکاروں کی گوشمالی !

لاہور ۳ جون :- اس وقت تک حکومت مغربی پنجاب کے ۲۰ گزیٹڈ افسروں کے خلاف رشوت ستانی غبن اور دوسری بےضابطگیوں کے سلسلے میں گزشتہ چار ماہ میں تحقیقات ہوئی ۔ ان میں محکمہ پولیس کے افسر شامل نہیں ۔ کہ ان کے خلاف انکوائری علیحدہ ہوتی ہے ۔ ان میں ایک کمشنر اور چار ڈپٹی کمشنر ۔ چھ ای سی اور تعمیرات عامہ سول سپلائی اور دیگر محکموں کے افسر شامل ہیں ۔ ابھی تک تحقیقات کے بعد صرف ایک افسر مسٹر عبد الکریم سابق چیف انجینئر کو بری الذمہ قرار دیا گیا ہے ۔

حکومت نے ایک اعلان میں بتایا ہے ۔ کہ اس سلسلے میں بعض کے خلاف الزامات انکوائری کمیشن کے پیش کر دیئے ہیں ۔ جن کے خلاف انکوائری ختم ہو چکی ہے ۔ ان پر صرف فیصلہ دینا باقی ہے ۔ محکمہ تعمیرات عامہ کے افسروں کی تحقیقات مرکز کا مقرر کردہ کمیشن کرے گا ۔ ایک ڈپٹی کمشنر تیار کیا جا چکا ہے ۔ ایک ایگزیکٹو انجینئر کے خلاف تحقیقات جاری ہے ۲۰ اور ڈپٹی کمشنروں کے خلاف تحقیقات جاری ہے ۔ اس کے بعد دو ای ۔ اے سی ۔ زیر تحقیقات آئیں گے ۔ ایک ای ۔ اے ۔ سی کو ڈپٹی کمشنری کے نا قابل قرار دیدیا گیا ۔ اسے آئندہ ایس ۔ ڈی ۔ او بھی نہیں لگایا جائے گا ۔ ایک سول سپلائی افسر سبکدوش ہو چکا ہے ۔ اور ایک ڈی ۔ ایف ۔ سی کے خلاف تحقیقات کا حکم جاری ہے ۔

محکمہ صنعت و حرفت کے ایک انسپکٹر کے خلاف عدالت میں چارہ جوئی ہوگی ۔ ایک گزیٹڈ افسر مستعفی ہو چکا ہے اور دوسرے کے خلاف تحقیقات جاری ہے ۔ ایک ڈی ۔ ایس ۔ پی جیل کے خلاف محکمانہ کاروائی کا حکم صادر ہو چکا ہے اس کے علاوہ متعدد تحصیلدار اور نائب تحصیلدار اور دوسرے اہلکاروں کے خلاف کاروائیاں جاری ہیں :-

ماہ رمضان اور عید کیلئے میدہ

لاہور ۳ جون :- محکمہ سپلائی کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے ۔ کہ ماہ رمضان المبارک اور عید الفطر کے موقعوں پر عوام کو سویوں اور مٹھائی بنانے کے لئے میدہ کی ضرورت پڑے گی ۔ چنانچہ حکومت مغربی پنجاب نے راشن بند علاقوں میں ۱۹ مئی سے کینیڈین میدہ راشن کارڈوں اور پرمٹوں پر درج شدہ اجناس خوردنی کی مقدار کے علاوہ فروخت کئے جانے کی اجازت دیدی ہے ۔

کینیڈین میدہ راشن ڈپوؤں پر کافی مقدار میں فراہم کیا گیا ہے ۔ تاکہ اس رعایت کے تحت عوام کی بڑھتی ہوئی ضروریات پوری کی جا سکیں ۔ اور عوام کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو ۔

مغربی پنجاب میں جلد از جلد عوام کی نمائندہ حکومت کے قیام کی توقع

عبوری دور کیلئے مشیروں کا تقرر

کراچی ۳ جون :- معلوم ہوا ہے ۔ کہ صوبائی لیگ کے صدر مولوی عبد الباری کو اس دورے میں وزیر اعظم پاکستان نے تمام صورت حالات سے مطلع کر دیا ہے ۔ آپ نے مولوی صاحب کو یقین دلایا ہے کہ انتخابات بہت جلد ہو نگے ۔ اور اس دوران عوام میں سے چند لوگ بطور مشیر بھی بٹھائیں گے ۔ امید کی جاتی ہے کہ اس سلسلے میں صوبائی مسلم لیگ عنقریب کی ایک فہرست گورنر کی خدمت میں پیش کریگی مشیروں کے تقرر میں لیگ کے منتخبہ افراد کو بہرحال دوسروں پر فوقیت ہوگی ۔ سرکاری حلقوں کا بیان ہے ۔ بہت جلد انتخابی انکوائری کمیٹی کی رپورٹ کی روشنی میں کوئی فیصلہ صادر کرے گا ۔

چوہدری ظفر اللہ کی کرنل حسنی الزعیم سے ملاقات

دمشق ۲ جون :- کل چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے شامی وزیر اعظم حسنی الزعیم سے ملاقات کی ۔ اور میں اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ پاکستان اور شام میں اتحاد کے کیا مواقع ہیں ۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے کہا ۔ کہ موجودہ بہترین تعلقات اور برادرانہ جذبات نے اتحاد کو غیر ضروری بنا دیا ہے ۔ پہلے یہ اطلاع ملی تھی ۔ کہ وزیر اعظم کے ساتھ ان کی گفت و شنید تجارتی اور حربی معاہدوں کا باعث ہوگی ۔ (استار)

افغان حکومت کو مکران لیگ کا انتباہ

کوئٹہ ۲ جون :- یہاں آمدہ ایک اخباری اطلاع کے مطابق مکران مسلم لیگ نے حکومت افغانستان کو متنبہ کیا ہے ۔ کہ وہ پاکستان کے خلاف شرانگیزیوں سے باز آجائے ۔ جس کے نتائج افغانستان کے لئے بہت برے ہوں گے

گذشتہ ہفتہ تربت میں ایک جلسہ عام میں یہ انتباہ کیا گیا ۔ جلسے میں حکومت پاکستان سے مکمل اشتراک کا یقین دلایا گیا ۔ اور وعدہ کیا گیا کہ پاکستان کی خاطر سب کچھ قربان کر دیا جائیگا ۔ (استار)

لاہور ۳ جون :- حکومت مغربی پنجاب نے اپنی ڈپٹی کمشنروں کو عام انتخابات کی ابتدائی تیاریوں کے لئے افسران اور اداروں سے ملنے کی ہدایات جاری کی گئی ہیں جو اس کلم میں [illegible]

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور سے چھپوا کر دفتر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی ۔ اے ایل ایل بی ۔

تحریک جدید کیا ہے؟

ارشادات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

"تمام دنیا تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں روپے کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے۔ ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں اور انہی چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے۔"

"تحریک جدید دراصل اسلام کے احیاء کا نام ہے۔ جدید وہ صرف ان معنوں میں ہے کہ دنیا اس سے ناواقف ہو گئی تھی۔ ورنہ درحقیقت وہ تحریک قدیم ہی ہے۔ . . . . اور یہی ہماری بدقسمتی تھی۔ کہ ہمیں ایک پرانی چیز کو نئی کہنا پڑا۔ کیونکہ لوگ اس سے ناواقف ہو چکے تھے۔ اور وہ جدید نہیں بلکہ قدیم ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے جس طرز پر زندگی بسر کی۔ ہم تحریک جدید کے ذریعہ اس کے قریب قریب لوگوں کو لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ آج کل دنیا کے حالات ایسے رنگ میں بدل چکے ہیں۔ کہ ہم اپنی طرز زندگی کو بالکل وہی شکل نہیں بنا سکتے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی طرز زندگی کی شکل تھی۔ مگر اس کے قریب قریب جس حد تک زمانہ کے حالات ہم کو اجازت دیتے ہیں۔ ہم لوگوں کو لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور یہی تحریک جدید کی غرض ہے۔"

"تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے۔ کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی سے پہنچایا جا سکے۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے۔ تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آجائیں۔ جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں۔ اور اپنی عمریں اس کام میں لگا دیں۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو۔ جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے۔"

"دنیا میں روپیہ کے ذریعہ کبھی تبلیغ نہیں ہوئی۔ اور جو قوم یہ سمجھتی ہے کہ روپیہ کے ذریعہ وہ اکناف عالم میں اپنی تبلیغ کو پہونچا دے گی۔ اس سے زیادہ فریب خوردہ اس سے زیادہ احمق اور اس سے زیادہ دیوانی قوم دنیا میں کوئی نہیں۔ زندگی کی علامت یہ ہے۔ کہ تم میں سے ہر شخص اپنی جان لے کر آگے آئے۔ اور کہے کہ اے امیر المومنین۔ یہ خدا اور اسکے رسول اور اسکے دین اور اسکے اسلام کے لئے حاضر ہے۔ جس دن تم یہ سمجھ لوگے کہ تمہاری زندگیاں تمہاری نہیں بلکہ اسلام کے لئے ہیں۔ جس دن سے تم نے محض دل میں ہی یہ نہ سمجھ لیا۔ بلکہ عملاً اسکے مطابق کام بھی شروع کر دیا۔ اس دن تم کہہ سکو گے کہ تم زندہ جماعت ہو۔"

نائب وکیل الدیوان تحریک جدید تجنید"

خدمت کا موقعہ

جو احباب سلسلہ احمدیہ کی خدمت کرنے کی خواہش رکھتے ہوں۔ انہیں جماعت احمدیہ کے نئے مرکز ربوہ ضلع جھنگ میں اس کا موقعہ مل سکتا ہے۔ ایسے احباب اپنی خواہش کے مطابق ایک ماہ یا دو ماہ کی رخصت حاصل کر کے ربوہ میں تشریف لے آئیں۔ انہیں نظارت بیت المال میں خدمت کرنے کا موقعہ دیا جا سکے گا۔ ان کی رہائش اور خوراک کا انتظام نظارت المال کے ذمہ ہو گا۔ گریجوایٹ احباب خاص طور پر توجہ فرمائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ ضلع جھنگ)

دفتر بیت المال میں کلرکوں کی ضرورت

دفتر بیت المال میں کلرکوں کی چند اسامیاں خالی ہیں۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں پریذیڈنٹ جماعت کی تصدیق سے مورخہ ۳۰/۱۲/۵۰ تک نظارت بیت المال ربوہ ڈاکخانہ چنیوٹ ضلع جھنگ کے نام بھجوا دیں۔ تعلیم کم از کم میٹرک پاس یا مولوی فاضل کلاس پاس ہونی ضروری ہے۔ تنخواہ ۳۰/۱۲/۵۰ کے گریڈ کی ۳۰ روپے ماہوار دی جائے گی۔ اس سے اوپر زیادہ تنخواہ بھی دی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ گرانی الاؤنس ۱۴ روپے ماہوار بھی دیا جائے گا۔ (ناظر بیت المال ربوہ ضلع جھنگ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

واقفِ زندگی اوورسیروں کی ضرورت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر جہاں گریجوایٹ۔ مولوی فاضل۔ وکلاء۔ ڈاکٹر۔ زندگی وقف کر رہے ہیں۔ وہاں اوورسیر اور صنعتی کام سے واقفیت رکھنے والے احباب بھی اس کار خیر میں پیش پیش ہیں۔ قبل ازیں جن اوورسیر احباب نے اپنی خدمات سلسلہ کے لئے قادیان میں وقف کی تھیں۔ اور انہیں ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے نہیں بلایا گیا تھا۔ اپنے موجودہ پتہ اور دیگر ضروری کوائف سے مطلع فرمائیں۔ تاکہ ضرورت سلسلہ بھی پوری ہو سکے۔ اور وہ بھی وقف کی سعادت حاصل کر سکیں۔ جب ایک شخص خدا تعالیٰ کے ساتھ وعدہ کرتا ہے۔ کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ لیکن اس کے مناسب حال کام نہ ہونے کی وجہ سے اسکو لیا نہیں جاتا۔ تو اس کا فرض ہے۔ کہ جب بھی وقف کا مطالبہ ہو اپنے آپ کو پیش کرے۔ اور کہے کہ میں واقف ہوں۔ پہلے فلاں وقت مجھے نہیں لیا گیا تھا۔ اب میں پھر پیش کرتا ہوں۔ نیز اس کے علاوہ انجینیرنگ سکول رسول میں احمدی طلباء آخری سال کا امتحان دے رہے ہیں۔ وہ بھی خدمت سلسلہ کے اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے زندگی وقف کر سکتے ہیں۔ جملہ یاددہانیاں اور درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر بہت جلد آجانی چاہئیں۔ نائب وکیل الدیوان تحریک جدید تجنید ربوہ ڈاکخانہ چنیوٹ ضلع جھنگ

کشمیری مہاجرین کے لئے گندم فراہم کرنے کی اپیل

کشمیر کے لاکھوں مسلمان جن ظلم و ستم کا شکار ہو کر اپنے وطن سے ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے وہ مسلمانان پاکستان پر بخوبی روشن ہے۔ ان مہاجرین کی تواضع اور مہمانداری اور ان کو نئے سرے سے اپنے گھروں میں آباد کرنے میں مدد دینا ہر پاکستانی کا فرض ہے۔ حکومت پاکستان اس سلسلے میں ہر ممکن امداد دے رہی ہے۔ لیکن اس کار خیر میں ہمارے ان تمام بھائیوں کو جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس قابل بنایا ہے شریک ہونا چاہیئے۔

عالی ظرف۔ سخاوت اور بخشش ہمیشہ سے مسلمانوں کا جوہر رہی ہے۔ اور اسی جوہر کے بھروسے پر میں اپنے صاحب دل بھائیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بخششوں میں سے کچھ گیہوں کی صورت میں اس کار خیر کے لئے وقف کر دیں۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ اس عطیے کو نہایت حفاظت کے ساتھ آزاد کشمیر کے مہاجرین تک پہونچا دیا جائے گا۔ قومی اور ملی ضرورت کے لئے اپنی زرعی پیداوار کا عشر یعنی دسواں حصہ دینا ہمارا اسلامی شعار ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ پاکستان کے سب زمیندار اور کاشتکار اپنے کشمیری بھائیوں کی امداد فراخدلی سے کریں گے۔

مشتاق احمد گورمانی

ہدایات

(۱) ہر شخص اپنی رضامندی اور خوشی کے ساتھ جتنی مقدار میں چاہے آزاد کشمیر کے لئے گیہوں دے سکتا ہے۔ یہ گیہوں نزدیک ترین منظور شدہ سرکاری ریزد سنٹروں میں پہونچانی ہوگی۔ اس سنٹر کا انچارج افسر باقاعدہ رسید دے گا۔

(۲) مقامی مسلم لیگ کے صدر یا سیکرٹری کے سوا اناج اکٹھا کرنے کا کوئی شخص مجاز نہ ہو گا۔ وصول کنندہ ہر معطی کو باقاعدہ رسید دے گا۔ جس کی ایک نقل وہ افسر متعلقہ ریزرو سنٹر کو اور دوسری نقل سول سپلائی ڈائریکٹوریٹ وزارت امور متعلقہ کشمیر پاکستان راولپنڈی کو بھیجے گا۔

(۳) عطیے اچھے اور اعلیٰ درجے کے اناج کے ہونے چاہئیں۔ ملاوٹ والی یا خراب قسم کی جنس قبول نہیں کی جائے گی۔ مہاجرین کشمیر کی صحت کے پیش نظر انہیں اچھی خوراک مہیا کرنا ضروری ہے۔

(۴) صاحب عطیہ کو اپنے عطیہ کے لئے باقاعدہ طور پر رسید ملے گی۔ جو چھپے ہوئے فارم پر ہوگی۔ اور اسپر ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر کے دفتر کی مہر ہوگی۔

ڈل سکول بہلول پور چک $\frac{127}{R.B.}$ ضلع لائل پور کا شاندار نتیجہ

امسال سکول ہذا سے تیرہ لڑکے امتحان ڈل میں شریک ہوئے۔ جو کہ خدا کے فضل سے سب کے سب کامیاب رہے۔ اور نتیجہ سو فیصدی رہا۔ اس شاندار کامیابی کا سہرا اسکول ہیڈ ماسٹر چوہدری غلام رسول صاحب باجوہ اور انچارج ٹیچر ایم برکت علی صاحب کے سر ہے۔ جن کی شبانہ روز

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۴ر جون سنہ ۱۹۴۹ء

خیر الامت

آج ویسے آپ اسلامی کہلانے والے ممالک میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھریں۔ اور ہر ملک کے بلکہ ہر شہر و قریہ کے علماء سے پوچھیں تو سب یک زبان ہوکر یہی فرمائیں گے۔ کہ مسلمانوں پر جو تباہی آرہی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ انہوں نے اسلام کے احکام کی پیروی چھوڑ دی ہے۔ تمام مساجد میں ہر جمعہ کو آپ منبر سے یہی وعظ سنیں گے۔ صاحبان اختیار حکومت سے بھی آپ کو وہی جچاتلا جواب ملے گا۔ یہی نہیں بلکہ آپ ان سب لوگوں کو اسلامی اصولوں کی تعریف میں رطب اللسان پائیں گے۔ یہ علمائے دین یہ ارباب اختیار حتیٰ کہ مسلمان اخبار نویسوں تک یہی بات کہیں گے۔ اور بڑے زور وشور سے اس کا اعلان کریں گے۔ لیکن آپ دیکھیں گے۔ کہ یہی ہمارے علمائے دین یہی ہمارے ارباب حکومت یہی ہمارے اخبار نویس یہی ہمارے لیڈر عملاً دنیا اور صرف دنیا کے پیچھے سرگرداں ہیں۔

یہی نہیں وہ لوگ جو مسلمانوں کی بہبود کے لئے انجمنیں۔ موتمریں اور تنظیمیں کھڑی کرتے ہیں۔ وہ بھی شروع شروع میں بڑی پرجوش تقریریں فرمائیں گے۔ پمفلٹ تقسیم کرینگے بیانات شائع کریں گے۔ لیکن چند ہی روز میں اپنے ان تمام مقاصد کو بھول بھال جائیں گے۔ جن کے لئے یہ سارا اترددکیا گیا تھا ہنڈیا کے ابال کی طرح ایسا بیٹھ جائیں گے۔ کہ جیسے کبھی کچھ کہا ہی نہیں تھا کوئی بیڑا اٹھایا ہی نہیں تھا۔ عوام کو ابھارا ہی نہیں تھا۔ ہم نے خود دیکھا ہے اگر آج محلہ کے کسی نیک طبع شخص کے دل میں دین کا جوش اٹھتا ہے۔ وہ اپنے محلہ میں ایک چھوٹی سی بزم بناتا ہے اور اس کا نام رکھتا ہے۔ اصلاح المسلمین یا اور کوئی اسی قسم کا نام پھر دو چار اور اپنے جیسے ہی نیک آدمیوں کو ساتھ ملا لینے کے بعد انجمن کے مقاصد ضبط تحریر میں لائے جاتے ہیں۔ چندہ کے حساب کتاب کے لئے رجسٹر خرید لے جاتے ہیں۔ اور اس طرح کام شروع کر دیا جاتا ہے۔ لیکن ابھی مہینہ بھی نہیں گزرتا۔ کہ ممبران میں تنازعات اٹھ کھڑے ہوتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ فلاں چندہ کھا گیا ہے۔ اور کوئی کہتا ہے کہ فلاں کچھ نہیں کرتا۔ چند دن اسی رونق میں گزر جاتے ہیں۔ پھر آہستہ آہستہ یہ جوش ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جن کے قبضہ میں حساب کتاب کے رجسٹر ہوتے ہیں۔ وہ اپنی دوکان کا حساب کتاب ان پر لکھنا شروع کر دیتا ہے اور بات آئی گئی ہو جاتی ہے اور محلہ پر پھر پہلا سا جمود طاری ہو جاتا ہے

یہ تو چھوٹی چھوٹی کوششوں کا حال ہے شہر کی بڑی بڑی تنظیموں کا بھی تقریباً یہی حشر ہوتا ہے۔ بعض دفعہ بے شک ان تنظیموں کا ڈھانچہ دیرپا ثابت ہوتا ہے۔ اور عوام کو یہی معلوم ہوتا ہے کہ بڑا کام ہو رہا ہے۔ لیکن غور سے دیکھا جائے۔ تو کوئی کام نہیں ہو رہا ہوتا۔ پھر بعض ان سے بھی بڑی بڑی تنظیمیں معرض وجود میں آتی ہیں۔ لیکن ان میں سے بھی چند تو پیدا ہوتے ہی خواب خرگوش میں پڑ جاتی ہیں۔ اور جو چند کچھ دیر چلتی ہیں۔ تو محض اس لئے کہ دین کی بجائے ان کو سیاسی اغراض کے لئے بنایا جاتا ہے۔ چنانچہ اس وقت بھی پاکستان ہی میں نہیں۔ بلکہ تمام اسلامی ممالک میں جتنی بھی بڑی بڑی انجمنیں یا تنظیمیں موجود ہیں۔ سب کی سب سیاسی ہیں یہاں تک کہ وہ تنظیمیں جن کے مقاصد میں احیاء اسلام وتجدید دین کا مقصد بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ بھی خالص سیاسی بن کر رہ گئی ہیں۔ سیاست کی کچھ ایسی کشش ہے۔ کہ بعض جماعتیں تو ابتداً ہی اس نظریہ پر بنائی جاتی ہیں۔ کہ سیاست اسلام ہے۔ اور اسلام سیاست ہے۔

پس ہمارے تمام اسلامی ممالک کا دینی کام جو کسی قدر اجتماعی صورت اختیار کرتا ہی یہیں تک ختم ہو جاتا ہے۔ بعض ایسی انجمنیں جو شروع شروع میں صرف دین کے لئے کھڑی ہوئی تھیں۔ ویسے تو اب تک بھی چل رہی ہیں ان کا بھی حال اب یہ ہو گیا ہے کہ سیاسی انجمنوں نے ان کو بالکل دبا دیا ہے بعض ان میں اب تک کام کر رہی ہیں۔ سکول اور کالج چلا رہی ہیں۔ لیکن ان کا یہ کام بھی دین کے کام نہیں آرہا۔ بلکہ محض دنیوی سہولتوں کے لئے محدود ہے۔ پھر بعض ایسی انجمنیں ہیں جو ہیں تو سراپا دینی۔ انہوں نے مکاتب ومدارس دینی چلا رکھے ہیں۔ لیکن ان مکاتب ومدارس سے فارغ التعلیم ہوکر نکلنے والے خواہ وہ کیسے بڑے دینی علوم میں ماہر ہوں۔ صرف بعض مساجد وغیرہ کی امامت یا اپنے طور پر کچھ درس وتدریس کر لینے کے سوا اور کچھ بھی نہیں کر رہے

بے شک یہاں مسلمانوں نے بعض ایسی تنظیمیں بھی بنا رکھی ہیں۔ جو اپنا کام یا مقصد قیام دین ظاہر کرتی ہیں۔ اور تبلیغ واشاعت اسلام کا دم بھرتی ہیں۔ ان میں سے بعض تو سیاسی دلدل میں پھنس کر رہ گئی ہیں۔ اور بعض برائے نام ہیں۔ اور اپنی تبلیغی سرگرمیاں دکھانے کے لئے مسلمانوں میں فرقہ بازی کو ہوا دینا ہی اپنا بڑا تبلیغی کارنامہ سمجھتی ہیں۔ ان تنظیموں کے سربراہ کبھی تبرا ومدح صحابہ کا قضیہ لے بیٹھتے ہیں۔ اور کبھی احمدیت کو تہس نہس کرنے کے نعرے لگانے لگتے ہیں۔ یہ سب کچھ وہ اپنا رنگ جمانے اور اثر ڈالنے کے لئے کرتے ہیں۔ مگر ہمیشہ نامراد و ناکام رہتے ہیں۔ اس لئے کہ اگر یہ واقعی تبلیغ اسلام کا صحیح کام کریں۔ تو ناممکن ہے کہ لوگ ان کی مستقل امداد نہ کریں۔ لیکن افسوس ہے کہ یہ لوگ جلسوں اخباروں کے لئے اور طرح طرح کے ذریعوں سے جو روپیہ مخیر مسلمانوں کی جیبوں سے نکلتے ہیں۔ زیادہ تر تو اپنے ذاتی اخراجات پر یا صرف اپنی ساکھ بنائے رکھنے کے لئے کچھ تجارتی اصولوں پر پروپیگنڈا پر صرف کرتے ہیں اور بس۔

ایسی تبلیغی تنظیمیں بعض تو ایسی ہیں۔ جو صرف ایک ہی شخص کی واحد ملکیت ہیں۔ اور بعض چند شریکان کار کی ملکیت ہیں۔ جو حصہ بخرہ کرنے کے لحاظ سے لمیٹڈ کہلانے کی مستحق ہیں۔ یعنی جمع شدہ چندہ حصہ رسدی تقسیم کر لیتے ہیں۔ یہ چندہ بٹورنے کے عجیب وغریب طریقے استعمال کرتے ہیں۔ سب سے موثر طریقہ ان کے نزدیک جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے وہ فرقہ بازی ہے۔ یہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں کو آپس میں لڑاتے اور جھگڑاتے ہیں۔ عوام کو اشتعال دلاتے ہیں۔ اور بعض کو اتنا خود فراموش کر دیتے ہیں۔ کہ وہ بیچارے اپنی گاڑھے پسینہ کی کمائی میں سے ان کے اخبارات چلانے اور احمدیت کو تہس نہس کرنے کے لئے معتدبہ حصہ ان کی نذر کر دیتے ہیں۔ اس طرح چند دن گزار کر جب دیکھتے ہیں۔ کہ روپیہ ختم ہو رہا ہے۔ تو پھر ایک جلسہ کر دیتے ہیں یا اخبار کا کوئی خاص نمبر شائع کر دیتے ہیں۔ جس میں جماعت احمدیہ اور ان کے واجب التعظیم امام کو دل کھول کر گالیاں دیتے ہیں۔ تاکہ لوگ سمجھیں کہ ہمارے یہ مجاہد بڑی بڑی دینی فتوحات حاصل کر رہے ہیں۔

یہاں ہم نے مختصراً اس اجتماعی کام کا جائزہ لیا ہے۔ جو مسلمان دینی خدمت کے ضمن میں سرانجام دے رہے ہیں۔ یہ ہے وہ دھندلا سا نقشہ اس تمام جدوجہد کا جو اصلاح المسلمین اور اعلائے کلمۃ الحق کے لئے وہ مسلمان سرانجام دے رہے ہیں جن کے علمائے دین۔ ارباب اختیار۔ اخبار نویس اور لیڈر بانگ دہل پکار رہے ہیں۔ کہ موجودہ مسلمانوں کی تباہی کا باعث یہ ہے۔ کہ انہوں نے اسلام پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ اور جو اسلامی اصولوں کی تعریفوں میں ہر وقت زمین و آسمان کے قلابے ملانے کے لئے تیار ہیں۔

اس کے مقابلہ میں ذرا عیسائی دنیا پر نظر ڈالئے۔ ان میں بھی شائد ہزاروں فرقے ہیں کم از کم مسلمانوں کے فرقوں سے کم نہیں ہیں۔ لیکن جنگلی سے جنگلی اور مہذب سے مہذب دنیا کے کسی ملک میں چلے جائیے۔ ملک میں نہیں دنیا کے کسی شہر میں کسی قصبہ میں چلے جائیے۔ آپ کوئی چھوٹے سے چھوٹا قصبہ بھی ایسا نہ دیکھیں گے۔ جہاں عیسائیوں کے کسی نہ کسی فرقہ کا کوئی پادری کام نہ کر رہا ہو۔ بے شک عیسائیت جھوٹی ہے۔ بے شک عیسائیت ایک باطل دین ہے۔ بے شک عیسائیت چند غیر معقول اعتقادات اور رسومات کا مجموعہ ہے۔ لیکن ذرا غور فرمائیے وہ کتنا عظیم الشان کام کر رہے ہیں۔ ایک جھوٹے دین کے لئے چند غیر معقول اعتقادات اور رسومات کے سہارے وہ ساری دنیا کو فتح کر رہے ہیں۔ کر کیا رہے ہیں۔ سوچا جائے تو کر چکے ہیں۔ لیکن آپ ان کے مقابلہ میں کروڑواں حصہ بھی کام پیش نہیں کر سکتے۔ ایک ملت بیضا کے لئے۔ ایک سچے دین کے لئے۔ ایک ایسے لائحہ زندگی کے لئے جو پوردگار اللہ تعالےٰ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ تمام دنیا رہتی دنیا تک کے لئے بھیجا ہے۔ جس کے بعد کوئی شریعت نہیں۔ جو دنیا کے تمام مادی اور روحانی عوارض کا تیر بہدف علاج ہے۔

اے مسلمانو! کیا یہ پانی پانی ہو جانے کا مقام نہیں ہے؟ کیا اس سچے دین۔ اللہ تعالےٰ کی توحید اور خاتم النبیین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے قسم کھانے کو بھی کوئی ایک مشن آپ بتا سکتے ہیں۔ جو آپ نے عیسائی مشنوں کے مقابلہ میں بیرونی ممالک میں نہ سہی اپنے ملک ہی میں قائم کیا ہو۔ اور ویسے تو آپ خیر الامت ہیں بقوائے کلام اللہ

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر۔ (سورۃ آل عمران)

ہالینڈ کے حالات

از مکرم جناب حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ ہالینڈ

ہالینڈ یا نیدرلینڈ براعظم یورپ کے قریباً شمال مشرق میں ایک چھوٹا سا ہموار ملک ہے۔ جس کا رقبہ ۲۰ ہزار مربع میل اور آبادی دس ملین (ایک کروڑ) کے لگ بھگ ہے۔ مذہباً لوگ عیسائی ہیں جو مختلف فرقوں میں منقسم ہیں۔ پروٹسٹنٹ چرچ کے حامی کثیر تعداد میں ہیں۔ مگر رومن کیتھولک چرچ کا اثر غالب ہے۔ مذہب کا اثر عام روزمرہ کی زندگی پر بھی غالب ہے۔ یہاں تک کہ یہ اثر تمدنی اور معاشرتی دائرہ سے نکلکر ملک کی سیاست کو بھی اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ سیاسی پارٹیوں کی تقسیم میں حامیان چرچ کی اکثریت ہے۔ اور وہی پارٹی عملاً حکمران ہے۔ کمیونسٹوں کا کوئی خاص زور نہیں۔ بلکہ جو پہلے تھا بھی وہ اب کم ہو رہا ہے۔ نئے الیکشن سے قبل کمیونسٹوں کی طاقت کوئی دس فی صدی تھی۔ مگر اب اس میں مزید کمی آگئی ہے۔ دن بدن امریکن اثر غالب ہو رہا ہے بلکہ برطانوی اقتدار کی جگہ بھی اب امریکن اثر سے پُر ہو رہی ہے

مختصر تاریخ گذشتہ

ہالینڈ کو اپنی تاریخ پر بڑا ناز ہے۔ اور وہ اپنے گذشتہ کارناموں کو مختلف رنگوں میں ہمیشہ اپنے سامنے لاتے رہتے ہیں۔ ایک زمانہ تھا۔ جبکہ ہالینڈ سپینش ایمپائر کا حصہ تھا۔ بالاخر ۱۵۶۸ء میں ہالینڈ نے اپنی آزادی کے لئے جدوجہد شروع کی جو پورے ۸۰ سال تک جاری رہی۔ ہالینڈ کے شمالی حصہ کو آخر اس میں کامیابی حاصل ہوئی اور اس طرح ڈچ ریپبلک کی ابتداء ہوئی۔ ڈچ ریپبلک کا بانی William The Silent ہوا۔ جسے Prince of Orange بھی کہا جاتا ہے۔ یہ خاندان دراصل جرمن اصل رکھتا ہے۔

سپین کے ساتھ آزادی کی کشمکش عرصہ دراز تک جاری رہی۔ مگر ساتھ ساتھ ہالینڈ بحری لحاظ سے بھی جہازرانی میں بھی کافی ترقی کر گیا۔ اور ڈچ بیڑا دنیا میں بڑی شہرت حاصل کر گیا۔ یہی زمانہ ہے۔ جس میں ہالینڈ نے کالونیز تلاش کرنے کی مہم سر کی۔ یہ سترھویں صدی کے شروع کا زمانہ ہے۔

فرانسیسی اقتدار اور ہالینڈ

اٹھارھویں صدی میں فرانسیسی اقتدار کا دور دورہ تھا۔ مگر برطانوی اور ڈچ بیڑے کی مشترکہ کوششوں سے اس کے ارادوں کو کافی دھکا لگا اور اسکے پھیلاؤ میں کافی رکاوٹ پیدا ہوگئی اس کشمکش کا نتیجہ گو ہالینڈ کے حق میں تو اچھا نہ رہا۔ مگر انگلینڈ کے حق میں مفید بیٹھ گیا۔ چنانچہ انگلستان جنگی اعتبار سے بھی اور تجارتی لحاظ سے بھی ایک بڑی طاقت متصور ہونے لگا۔

اس کے بعد نپولین کا زمانہ آجاتا ہے۔ جس میں ہالینڈ پھر نپولین کے لئے ایک تر نوالہ ثابت ہوا چنانچہ نپولین نے اپنے بھائی Bonaparte Louis کو ہالینڈ کا بادشاہ بنا دیا۔

نپولین کا اقتدار جب ختم ہوا تو بلجیم اور ہالینڈ کو بڑی طاقتوں کے حکم سے اکٹھا کر کے Orange خاندان کے ہیڈ کو اس کا بادشاہ بنا دیا گیا۔ جسے ولیم اول کا نام دیا گیا۔ ۱۵ سال کے بعد (۱۸۱۵-۱۸۳۰ء) بلجیم کے لوگوں نے انقلاب پیدا کر دیا اور اپنی آزاد حکومت قائم کر لی۔ انیسویں صدی کے شروع میں ہالینڈ کی خوشحالی پھر واپس آگئی۔ ولیم سوم کی وفات پر ۱۸۹۰ء میں اس کی بیوی Queen Mother نے ریجنٹ کے فرائض ادا کئے۔ جہاں تک کہ ۱۸۹۸ء میں ملکہ ولہلمینا تخت نشین ہوئی۔

پہلی جنگ عظیم میں ہالینڈ کی غیر جانبدار رہنے کی کوشش کامیاب رہی۔ جس کے نتیجہ میں اس کی خوشحالی بدستور قائم رہی۔ چنانچہ دوسری جنگ عظیم کے قبل ہالینڈ کا ملک یورپ کے خوشحال ترین ممالک سے گردانا جاتا تھا۔

ہالینڈ کی جنگ سمندر سے

جغرافیائی لحاظ سے اس ملک کی یہ خصوصیت ہے کہ ویسے تو یہ ملک سارا کا سارا ہی ہموار ہے سوائے ایک چھوٹے سے جنوبی حصہ کے جو پہاڑی ہے۔ جہاں کوئلہ کی کانیں ہیں۔ جس سے ملک کی کوئلہ کی ضرورت پوری کی جاتی ہے لیکن اس ملک کے بعض حصے ایسے ہیں۔ جو سطح سمندر سے کوئی تیس فٹ نیچے ہیں۔ یہ ایک ایسی بات ہے جو کسی اور ملک میں کہیں کم ہی نظر آئے گی۔ یہی وجہ ہے کہ ملک کے شمالی حصہ میں سمندر کے پانی کی روک تھام کے لئے کئی بڑے بڑے بند نظر آئیں گے اگر یہ بند خدانخواستہ کسی وقت ٹوٹ جائیں تو آبادی کا ایک خاصہ حصہ سمندر کے پانی سے غرق ہو جائے ملک کے نشیبی حصوں کو آباد کرنے کا کام سمندر کے پانی کو خشک کر کے کیا گیا ہے۔ اس کی صورت یوں کی گئی کہ زیر تجویز علاقہ میں پہلے ایک بند بنا دیا گیا اور پھر مشینوں کے ذریعہ بند کے اندر سے پانی نکال کر دوسری طرف سمندر میں پھینک دیا گیا اور پھر اسے ایک عرصہ تک پڑا رہنے دیا تاکہ پوری طرح خشک ہو جائے اور اس طرح یہ علاقے سالہا سال کی محنت کے بعد قابل رہائش بنائے گئے آج سے ۳۰ سال قبل بعض جگہ جہاں سمندر کا نیلگوں پانی لہریں مارتا تھا آج ان جگہوں پر آبادیاں اور سبز کھیت لہلہاتے ہوئے ملیں گے۔

ابھی کوئی پندرہ سال کا عرصہ ہوا۔ سمندر کا ایک بہت بڑا قطعہ خشک کرنے کی سکیم بنائی گئی چنانچہ اس غرض سے ایک تیس میل لمبا بند شمالی سمندر میں باندھ کر دو خشکیوں کو ملا دیا گیا۔ اس بند کا نظارہ بھی عجیب ہے۔ اس بند پر ایک عمدہ پکی سڑک ہے جس پر ٹریفک جاری رہتی ہے۔ اس بند کے دونوں طرف میلوں میل پانی ہی نظر آتا ہے۔

ڈچ لوگوں کا استقلال اور جانفشانی جو سمندر کی لہروں کے ساتھ الجھنے میں انہوں نے دکھائی ہے وہ ایک زبان زد خلائق داستان ہے۔ اور حقیقت یہی ہے کہ سمندر کی لہروں کو آبادی کی شکل دینا اسی چھوٹی سی قوم کا جواں ہمت کارنامہ ہے سمندر کے پانی کو آبادی کی شکل دینے کی ضرورت اسلئے بھی پیش آئی کہ بڑھتی ہوئی ملکی آبادی کے مقابلہ میں ملک میں آباد ہونے کی گنجائش کم ہے۔ ہالینڈ کا ملک (بلجیم اور ڈنمارک کی طرح) یورپ کے تمام دیگر ممالک سے زیادہ گنجان آباد ہے یہی وجہ ہے کہ بہت سے ڈچ لوگ انڈونیشیا اور ڈچ گی آنا میں جا کر آباد ہو گئے ہیں۔ اور اسکے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں کینیڈا اور آسٹریلیا میں آباد ہو رہے ہیں۔ بلکہ گورنمنٹ خود اس کا انتظام کر رہی ہے۔

ملکی تقسیم

ہالینڈ کا ملک گیارہ صوبوں میں منقسم ہے بڑے بڑے شہر ایمسٹرڈم۔ روٹرڈم اور ہیگ ہیں۔ ارنہم گو چھوٹا شہر ہے۔ مگر تاریخی لحاظ سے اسے خاص شہرت حاصل ہے۔ لائیڈن کی یونیورسٹی مشرقی علوم کی وجہ سے کافی شہرت رکھتی ہے۔ ملک ہالینڈ میں صرف دس شہر ایسے ہیں۔ جن کی آبادی ایک لاکھ یا اس سے اوپر ہے۔

ایمسٹرڈم:۔ سرکاری کاغذات میں دارالخلافہ ایمسٹرڈم ہے۔ مگر عملی طور تمام امور ہیگ کے ساتھ وابستہ ہیں۔ ڈچ پارلیمنٹ اور تمام سرکاری دفاتر وغیرہ ہیگ میں واقع ہیں۔ ایمسٹرڈم ملک کا سب سے بڑا شہر ہے جو تجارت کا بڑا مرکز ہے بندرگاہ ہونے کی وجہ سے اسکی مصروف زندگی مصروف تر ہو گئی ہے۔ آبادی کوئی آٹھ لاکھ کے قریب ہے۔ جنگ سے قبل یہودیوں کا اس جگہ کافی زور تھا یورپ میں جواہرات کی تجارت کے لئے یہ شہر بطور مرکز کے تصور ہوتا تھا۔ یہ تجارت تمام کی تمام یہود کے ہاتھ میں تھی۔ موجودہ جنگ میں ہٹلر کے جارحانہ اقدامات کی وجہ سے جب یہود کا صفایا ہو گیا۔ تو ساتھ ہی یہ تجارت بھی ماند پڑ گئی۔

روٹرڈم صرف ہالینڈ کی ہی عظیم الشان بندرگاہ نہیں۔ بلکہ مغربی کی عظیم ترین بندرگاہ ہے۔ یہ شہر دریائے رائین کے دہانہ پر واقع ہے آبادی کوئی چھ لاکھ کے قریب ہے۔ بہت گنجان آباد تھا۔ مگر ۱۹۴۰ء میں جرمن بمباری کے بعد اس شہر کی جو حالت ہوئی اس سے خدا یاد آتا ہے۔ وہ جگہ جہاں اونچی بلند عمارتیں تھیں۔ آج وہاں بے روک ٹوک تیز ہوا کے جھونکوں کا دور دورہ ہے۔ ان ویران خانوں کی تعمیر کا کام خدا جانے کب تکمیل پائے گا۔ یہ کام اتنا آسان اور سہل نہیں کہ ۸-۱۰ سال میں بھی ختم ہو سکے

ہیگ:۔ ہیگ کی زندگی ان دونوں مذکورہ شہروں سے کسی قدر مختلف ہے۔ باوجود سمندر کے کنارہ پر ہونے کے یہ شہر بندرگاہ نہیں۔ یہاں کی زندگی نسبتاً پرسکون زندگی ہے اور یہاں کے لوگ بھی قدرے سنجیدہ اور خاموش طبع ہیں۔ ہیگ کا پرانا وسطی حصہ کوئی ۷۰۰ سال پرانا ہے ۱۲۴۸ء میں اسکی بنا پڑی۔ چنانچہ ۱۹۴۸ء میں اس شہر کی عمر ۷۰۰ سال کی ہو گئی۔ گذشتہ سال نہایت شان شوکت سے اسکی ۷۰۰ سالہ یادگار منائی گئی۔

ہیگ کی اکثر آبادی نئی ہے بازار کھلے کھلے اور سیدھے ہیں۔ اونچی عمارتیں کم ہیں۔ موسم گرما میں سمندر کے کنارے بیچ (Beach) پر خاصی چہل پہل ہوتی ہے۔ دیگر ممالک سے بھی لوگ اس رونق کو دیکھنے کے لئے آتے ہیں۔ حکومت کیطرف سے بعض اوقات سمندر کے کنارے آتشبازی کا بھی انتظام کیا جاتا ہے۔ جو ہر خاص و عام کے لئے تفریح کا باعث ہوتا ہے۔ ہیگ کی آبادی پانچ لاکھ ہے

مخصوص لباس

ہالینڈ میں ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہاں کے رہنے والے بعض باشندے اپنی طرز رہائش اور لباس وغیرہ کے لحاظ سے اب بھی ایسی حالت میں موجود ہیں۔ جن پر موجودہ یورپ کی تہذیب اور طرز لباس کا کوئی خاص اثر نظر نہیں آتا۔ ان کے گھر بھی کچھ اپنے ہی فیشن کے ہیں۔ مکان کی بیٹھک میں جب داخل ہوتے ہیں تو جوتے باہر ہی اتار دیتے ہیں۔ اکثر جوتے ان کے لکڑی کے بنے ہوئے ہوتے ہیں (لکڑی کے جوتے اس ملک میں کافی استعمال ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ کسان اور مزدور لوگ بھی کام کے وقت انہیں پہن لیتے ہیں) یہ باشندے جن کا ذکر میں اوپر کر رہا تھا سر پر کھال کی سیاہ ٹوپی جناح کیپ کی طرز کی پہنتے ہیں۔ پتلون کی بجائے سیاہ رنگ کا سرحدی طرز کا پاجامہ اور بغیر ٹائی کے بند گلے کی قمیص۔ اور پھر اس کے اوپر ویسٹ کوٹ پہن لیتے ہیں۔ یہی ان کا قومی لباس ہے۔

ان کی عورتوں کا لباس بھی عجیب ہے۔ سر پر سفید لٹھے کی بڑی سی ٹوپی۔ کندھوں پر اکثر سیاہ رنگ کی شال اور نیچے کمر سے لے کر گھٹنوں تک سیاہ رنگ کا برقعے کی طرز کا گھیر ہوتا ہے۔ بس سر کے سفید لباس کو چھوڑ کر بقیہ حصہ کیتھولک ننز کی طرح نظر آتا ہے گلے میں اور بازووں پر موتیوں کے بہت سے زیور ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اپنی اس طرز خاص کی وجہ سے زائرین اور سیاحوں کی کشش اور دلچسپی کا موجب ہوتے ہیں۔ اکثر ان لوگوں کا پیشہ مچھلیاں پکڑنا ہے۔

(باقی)

انڈونیشیا کے دو مخلص احمدیوں کی وفات

آہ برادرم کوئما و برادرم محمد یوسف صاحب

(از مکرم مولوی محمد صادق صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا)

(۳)

امیر کوئما صاحب کے بعض اوصاف

اس کے ساتھ ساتھ ہی ہمارا تعلق زیادہ مضبوط ہوتا گیا۔ اور میں نے دیکھا۔ کہ وہ میرا ہر حال خیال رکھتے تھے۔ کھانے پینے کا کیا۔ لباس کا کیا۔ اور دوسری ضرورتوں کا کیا۔ اور جبکہ انڈونیشیا ایک خوفناک قحط میں مبتلا تھا۔ وہ گاہے بگاہے میری مدد فرماتے۔ حالانکہ میں انہیں بار بار روکتا۔ کیونکہ وہ خود قحط کی وجہ سے تنگدست ہو چکے تھے۔ ان کی بیوی ہمیشہ میری بیوی سے شکایت کرتی۔ کہ کوئما صاحب جب مولوی صاحب کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔ تو خوب ہنستے رہتے ہیں۔ مگر جب گھر جاتے ہیں۔ (جو میرے پڑوس میں ہی تھا) تو وہ بالکل خاموش ہو جاتے ہیں۔ اور بعض دفعہ وہ امیر کوئما صاحب سے کہتی۔ کہ آپ دوسرے مولوی صاحب کے پاس ہی رہ پڑیں۔

جب وہ احمدی ہوئے تو مخالفت بڑے زوروں پر تھی۔ اگر لوگ مجھے مار نہ سکتے۔ تو گالیاں ضرور دیتے۔ اس لئے اکثر احمدی میرے ساتھ پھرنے سے پہلو تہی کرتے۔ اور کہتے کہ اگر کوئی مخول کرے۔ یا گالیاں دے۔ تو ہم برداشت نہیں کر سکیں گے۔ ضرور لڑائی ہو جائے گی۔ مگر امیر کوئما صاحب ہمیشہ میرے ساتھ رہتے۔ گالیاں سنتے۔ پتھر کھاتے۔ مگر خوشی خوشی ہنستے ہنستے میرے ساتھ واپس گھر تک آتے۔ اور چھوڑ کر پھر اپنے گھر جاتے۔

ایک دفعہ جبکہ ہمارا دار التبلیغ Baharan Batoe Street میں تھا۔ عشاء کے بعد میں قرآن کریم کا درس دے رہا تھا۔ اتفاق کی بات ہے۔ کہ اس دن بارش وغیرہ کی وجہ سے دوست کم تھے۔ ہمارے پڑوس میں تین چار مکان چھوڑ کر چند نوجوان اکٹھے ایک مکان میں رہتے تھے۔ انہیں اس رات شرارت کی سوجھی۔ درس کے دوران میں انہوں نے دو دو تین تین سیر کے پتھر اٹھائے۔ اور ہمارے دروازے کی طرف جس کے سامنے ہم بیٹھے تھے۔ زور سے پھینکے۔ چنانچہ ایک بڑا پتھر کھڑکی پر لگا۔ تو سخت زور کی آواز آئی۔ اس وقت دوستوں کو اتنا جوش آیا۔ کہ وہ میری بات کو سن بھی نہ سکے۔ اور باز کی طرح ان حملہ آوروں پر لپک پڑے۔ چونکہ حملہ آور ایک پروگرام اور منصوبہ کے ماتحت حملہ کر رہے تھے۔ اس لئے مقابلہ ہوتے ہی ان کے بہت سے آدمی جمع ہو گئے۔ میں نے دیکھا کہ پتھروں کے علاوہ حملہ آوروں کے ہاتھ میں بڑے بڑے ڈنڈے بھی تھے۔ اور بڑے بڑے چاقو بھی۔ بجلی کے لیمپ روشن تھے۔ مگر درختوں کی وجہ سے کچھ کچھ اندھیرا بھی تھا۔ اس وقت سب آدمی گتھم گتھا ہو گئے تھے۔ میں اس نیت سے کہ اس جھگڑے کو ختم کیا جائے۔ امیر کوئما صاحب کی طرف جا رہا تھا۔ کہ کسی نے مجھے پتھر مارا۔ جو میری پگڑی پر لگا۔ گو مجھے سخت تکلیف ہوئی۔ مگر کلاہ بڑا تھا۔ اس لئے زخم نہ آیا۔ میں آگے بڑھا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ تین آدمی امیر کوئما صاحب کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ اسی وقت میرے دیکھتے دیکھتے ایک شخص نے ان پر بڑے ڈنڈے سے وار کیا۔ جو انہوں نے اپنے بائیں بازو سے روک لیا۔ ڈنڈا ٹوٹ گیا اور حملہ آور گویا خالی ہاتھ رہ گیا۔ مگر ڈنڈے کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا جو ابھی اس کے ہاتھ میں تھا۔ امیر کوئما نے چھین کر اسی پر وار کیا۔ باوجود نہتا ہونے کے ان تین آدمیوں کا ایسا مقابلہ کیا۔ کہ صبح ان میں سے دو کے منہ چوٹوں کی وجہ سے سوجے ہوئے تھے۔ اور ان کی شکلیں بھیانک سی بنی ہوئی تھیں۔ مگر امیر کوئما اور دوسرے دوستوں کو گو بعض چوٹیں آئیں۔ مگر کسی کو زیادہ چوٹ نہ آئی۔ میں نے دیکھا کہ امیر کوئما لڑائی کے بعد کہہ رہے تھے۔ کہ مومن بہادر ہوتا ہے۔ اور خدا اس کا مددگار ہوتا ہے۔ ان کا چہرہ نہایت روشن تھا۔ اور بہادری اور شجاعت کی وجہ سے وہ بڑے ہشاش بشاش نظر آتے تھے۔ اور انہیں نہ پہلے کبھی خوف لاحق ہوا۔ اور نہ ہی اس واقعہ کے بعد میں نے خوف و ہراس کے آثار ان میں دیکھے۔

کھلاڑی تھے۔ ورزش خوب کرتے تھے۔ اس لئے صحت نہایت اچھی تھی۔ رات دن کام کرتے۔ مگر ان کے منہ سے میں نے یہ کبھی نہیں سنا کہ میں تھک گیا ہوں۔ یہ اس شوق کا نتیجہ تھا۔ جو دین کے متعلق ان کے دل میں پیدا ہو چکا تھا۔ میں نے ساٹرا میں چار کتب تصنیف کی تھیں۔ جن میں سے "بائیبل کا یسوع" جو سو صفحات پر مشتمل ہے۔ اور ایک "تصدیق المسیح" جو وہ بھی قریباً اتنی ہی ضخیم ہے۔ چھپ چکی ہیں۔ اور ایک کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سچائی کے متعلق لکھی تھی۔ وہ دو اڑھائی سو صفحات پر مشتمل ہے۔ ان تینوں کتابوں کی رات دن مشغول رہ کر امیر کوئما صاحب نے تصحیح کی اور پھر ان کو ٹائپ بھی کیا۔ حالانکہ ان دنوں یہ سکول بھی پڑھاتے۔ پھر مجھ سے سبق بھی لیتے۔ اور اس کے علاوہ دوسرے طالب علموں کو بھی پڑھاتے تھے۔ اور کام کرتے ہوئے ایسے منہمک معلوم ہوتے۔ کہ کھانا پینا بھول جاتے۔ گویا کہ اس کام میں ان کی جان ہوتی۔ دنیا آرام کر رہی ہوتی تھی۔ اور یہ میرے ساتھ مل کر کئی دفعہ سحری تک مذہبی کام میں مشغول رہتے۔ فجزاہ اللہ علیٰ ذالک احسن الجزاء۔

امیر کوئما صاحب پاڈنگ میں

غالباً ۱۹۴۲ء میں ان کا میدان سے پاڈنگ تبادلہ ہو گیا۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ وہ پرائیویٹ سکول سے گورنمنٹ سکول میں ملازمت کو زیادہ پسند کرتے تھے۔ سو ان کی یہ خواہش بر آئی۔ انہیں پاڈنگ کے گورنمنٹ ہائی سکول میں ایک اسامی خالی ہونے کی وجہ سے وہاں جگہ مل گئی۔

جب یہ پاڈنگ پہنچے۔ تو جماعت پاڈنگ نے ان کے نمونہ کو دیکھ کر اقرار کیا۔ کہ واقعی یہ شخص احمدیت کی زندہ مثال ہے۔ سچائی اور صفائی اور سادگی پھر خدمت خلق کا جذبہ اور قربانی اور ایثار کے پتلا تھے۔ اور لوگوں کو انہیں دیکھ کر رشک آتا۔ پھر نوجوان اور تعلیمیافتہ اور بہادر ہونے کے باوجود نہایت حلیم اور بردبار اور عبادت الٰہی کے عاشق۔ مدعا یہ کہ میں ان کی تعریف کرنے سے قاصر ہوں۔

حکومتِ جاپان کو پیغام حق

غالباً ۱۹۴۴ء میں جبکہ جاپان انڈونیشیا پر غالب آ چکا تھا۔ اور اس کے ظلم کی وجہ سے ایک سنسنی چھائی ہوئی تھی۔ کسی کو کچھ کہنے کا حق نہ تھا۔ اور نہ ہی کسی کو کوئی بات کرنے کی جرأت ہی تھی۔ اتفاقاً اسکی طرف سے اعلان ہوا۔ کہ اگر کوئی شخص حکومت کو کوئی اچھا مشورہ دینا چاہے۔ تو وہ بڑی خوشی سے مشورہ دے سکتا ہے۔ اس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر میں نے جماعت کے عہدہ داروں کی میٹنگ بلائی۔ اور ان سے اس بارے میں مشورہ کیا۔ گو وہ اعلان صرف دکھاوے کے لئے تھا۔ مگر ہم نے بالاتفاق اس کے مطابق حکومتِ جاپان کو احمدیت کا پیغام پہنچانا ضروری سمجھا۔ جماعت کے فیصلہ کے بعد میں نے ایک مضمون لکھنا شروع۔ جو مندرجہ ذیل مضمون پر مشتمل تھا۔

(۱) مذہب اسلام میں بادشاہ اور حکومت کے فرائض رعیت کے متعلق۔

(۲) رعیت کے فرائض حکومت کے متعلق۔

(۳) وہ اصول جن پر عمل کرتے ہوئے تمام مذاہب کے پیرو اپنی مذہبی آزادی کے باوجود امن اور آشتی سے زندگی بسر کر سکیں۔

(۴) جنگ کے وہ اصول جو اسلام نے پیش کئے۔ "جہاد فی سبیل اللہ" کیا ہے۔

(۵) احمدیت کی مختصر تاریخ اور اس کے قیام کی اغراض۔

یہ مضمون جب ٹائپ کیا گیا۔ تو فلسکیپ کے ۳۵-۳۶ صفحات تک ختم ہوا۔ اس میں بعض باتیں خود جاپان کے خیالات کے خلاف ہونے کے علاوہ علمائے اسلام کے خیالات کے بھی خلاف تھیں۔ چنانچہ علماء نے جاپانیوں کو خوش کرنے کے لئے یہ فتویٰ دیا ہوا تھا۔ کہ جاپانیوں کا انگریزوں سے جنگ کرنا "جہاد فی سبیل اللہ" ہے۔ میں نے اس خط میں نہایت تصریح کے ساتھ اس امر کو بیان کیا۔ کہ یہ جنگ ملکی جنگ ہے۔ "جہاد فی سبیل اللہ" نہیں۔ "جہاد فی سبیل اللہ" وہ جنگ ہے۔ جو اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے کی جائے۔ وہ بھی اس صورت میں جبکہ پہلے حملہ کفار کی طرف سے ہو۔ اور اس کے مقابلہ کے لئے مجبوراً مسلمانوں کو تلوار اٹھانی پڑے۔ اور اس جنگ کی کمان مسلمان کے ہاتھ میں ہو۔ اور اسکی غرض صرف یہ ہو۔ کہ مذہبی فتنہ کو دور کیا جائے۔ کیا معنے؟ مذہب میں ہر شخص کو پوری آزادی ہو۔ اور کسی کو مذہبی معاملہ میں مجبور نہ کیا جائے۔ جب وہ غرض پوری ہو جائے۔ تو جنگ بھی ختم ہو جائے۔ الحاصل میں نے اس مضمون کو تفصیل سے لکھا۔

جب یہ مضمون تیار ہو چکا۔ تو میں نے عہدہ داروں سے مشورہ کیا۔ کہ اس خط پر کس کس کے دستخط ہونے چاہئیں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ کہ امیر کوئما صاحب نے فرمایا۔ مولوی صاحب مشورہ کی کیا ضرورت ہے۔ لائیے میں اس پر دستخط کرتا ہوں۔ اور آپ میرے ساتھ دستخط کریں۔ جب ہم دونوں نے دستخط کئے۔ تو اس کے بعد گرد عبد الرحمٰن صاحب۔ برادر محترم محمد یوسف صاحب مرحوم اور ان کے بھائی برہان الدین اور سوتن مہاراجہ طاہر نے بھی اس پر دستخط کر دیئے۔

"Yano Kenzo"

یہ خط گورنر مغربی ساٹرا کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے خاکسار۔ امیر کوئما صاحب اور سوتن مہاراجہ صاحب اس کے دفتر میں گئے۔

جب اس بات کا علم بعض عقلمند اور تعلیم یافتہ غیر احمدیوں کو ہوا۔ تو وہ بڑے حیران ہوئے اور کہا۔ کہ احمدیوں نے واقعی پیغام حق پہنچانے میں بڑی جرأت سے کام لیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ضروری اعلان

مکرم صوفی رحمۃ اللہ صاحب مرحوم ولد بوٹا قوم جٹ سابق گلی ۵ گنج مغل پورہ کا ترکہ (نقدی و مکان واقعہ گنج مغل پورہ) مرحوم کے ورثاء میں تقسیم ہو رہا ہے۔

(۱) اگر کسی صاحب نے مرحوم سے کچھ قرضہ وغیرہ لینا ہو۔ تو وہ اور (۲) مرحوم کی پہلی بیوی کی اولاد (مسمی غلام محمد صاحب و مسماۃ آمنہ بی بی صاحبہ) اپنے موجودہ مکمل پتوں سے ایک ماہ تک اطلاع دیں۔ تا جلد فیصلہ کیا جائے۔

(ناظم قضا سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

ولادت

چودھری محمد لطیف ابن چودھری محمد شفیع صاحب سب ڈویژنل آفیسر پینشنر کو اللہ تعالیٰ نے ۱۸ کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا۔ مولود مسعود کا نام طاہر احمد رکھا گیا ہے۔ احباب مولود کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک اور سلسلہ کا خادم بنائے اور درازی عمر بخشے۔

عبد اللطیف ناصر لاہور۔

چندہ حفاظت مرکز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ فرمودہ ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء میں چندہ حفاظت مرکز کی ادائیگی کی طرف احباب جماعت کو متوجہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"مجھے اس چندہ کی بار بار تحریک کرنا شرمندہ کرتا ہے۔ مجھے تو یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ میں جماعت کے عیب کھول رہا ہوں۔ کوئی اپنی چیز کے عیوب نہیں کھولنا چاہتا۔ لیکن میں مجبور ہوں۔ کیونکہ مجھے کام چلانا ہے۔ اس لئے مجھے تحریک کرنی پڑتی ہے۔ پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ اپنے فرائض کو سمجھیں اور اپنے وعدوں کو پورا کریں"۔

وہ احباب جن کا وعدہ حفاظت مرکز سو فی صدی پورا وصول ہو گیا ہے۔ ان کی فہرست کی تیسری قسط درج ذیل ہے۔ آپ بھی اپنا وعدہ سو فی صدی ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

۵۱۔ حکیم محمد رشید صاحب گھنو کے جبہ سیالکوٹ
۵۲۔ شریف احمد صاحب ولد فتح الدین صاحب " "
۵۳۔ محمد عبد اللہ ولد غلام محمد صاحب " "
۵۴۔ صادق علی ولد غلام محمد صاحب " "
۵۵۔ میاں محمد رمضان صاحب " "
۵۶۔ منشی یعقوب علی صاحب " "
۵۷۔ سید احمد و فیض احمد صاحب " "
۵۸۔ مہر الدین صاحب " "
۵۹۔ محمد رمضان صاحب " "
۶۰۔ جمال الدین صاحب " "
۶۱۔ رشید احمد صاحب " "
۶۲۔ بشیر احمد صاحب " "
۶۳۔ محمد ابراہیم صاحب موضع عزیز پور ڈگری سیالکوٹ
۶۴۔ چودھری فیروز الدین صاحب سکنہ عزیز پور ڈگری ضلع سیالکوٹ
۶۵۔ چودھری مولا بخش صاحب سکنہ عزیز پور ڈگری ضلع سیالکوٹ
۶۶۔ حسن دین صاحب " "
۶۷۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب پسرور ضلع سیالکوٹ
۶۸۔ ملک عبد العظیم صاحب ڈسہر گنڈیاں ضلع سیالکوٹ
۶۹۔ ملک حبیب احمد صاحب " "
۷۰۔ مستری عنایت اللہ صاحب کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ
۷۱۔ میاں نور الدین صاحب " "
۷۲۔ چوہدری خیر الدین صاحب " "
۷۳۔ جھنڈے خان صاحب " "
۷۴۔ لئیق احمد صاحب " "
۷۵۔ خادم علی صاحب " "

(نظارت بیت المال)

عہدیداران جماعتہائے مقامی توجہ فرمائیں

صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے مقامی اخراجات کے لئے جو مالی امداد بعض بڑی بڑی جماعتوں کو دی جاتی ہے۔ ان کے متعلق طریق یہ رہا ہے۔ کہ کسی خاص جماعت کی گذشتہ سے پیوستہ سال کی آمد کو مد نظر رکھ کر اس جماعت کو گرانٹ دی جاتی رہی ہے۔ اس لحاظ سے اس سال یعنی سال ۱۹۴۹-۵۰ء میں ہر وہ جماعت جس کا مطالبہ امداد مالی کا آئے اس کی اصل آمد اور بجٹ سال ۱۹۴۷-۴۸ء کو مد نظر رکھنا ہوگا۔ لیکن آپ کو معلوم ہوگا کہ اس سال دفاتر صدر انجمن احمدیہ کا لاہور میں تبادلہ ہونے کی وجہ سے اور شروع کے تین چار ماہ کا آمد کا ریکارڈ قادیان رہ جانے کی وجہ سے . . . . صحیح طور پر یہ معلوم کر لینا کہ کسی جماعت کا کیا بجٹ تھا۔ اور کس قدر وصولی ہوئی مشکل ہے۔ خاص کر جب کہ پاکستان میں کئی جماعتوں میں انتقال مکانی کے سبب سے نئے دوست آ گئے۔ بعض جگہ چار پانچ احباب کی جماعت تھی لیکن انقلاب آنے کے باعث وہاں سو دو سو کی جماعت ہو گئی۔ اور اس خیال سے کہ انقلاب کے بعد کوئی جماعت اس قدر زیادہ ہو گئی ہو کہ اس کو مرکز سے مالی امداد لینے کی ضرورت ہو۔ اور اس سے پیشتر اس کو کبھی ایسی امداد نہ ملی ہو۔ صدر انجمن احمدیہ کے قواعد متعلقہ شائع کئے جا رہے ہیں۔ تا جن جماعتوں کا ضلع وار انتظامات یا صوبائی انتظامات کو صدر انجمن سے مالی امداد طلب کرنے کی ضرورت پیش آئے۔ وہ ان قواعد کی روشنی میں اپنے مطالبات نظارت بیت المال میں بھجوا دیں۔ یہ مطالبات ۳۱ اگست ۴۹ء تک آ جانے چاہئیں۔

قواعد وضوابط صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ ۸۳۵ کے الفاظ یہ ہیں:—

قاعدہ ۸۳۵ - - - - - - - - - - - - - - - - -
" ۸۳۵ الف - - - - - - - - - - - - - - - -
۱ - - - - - - - - - - - - - - - - - - -
۲ - - - - - - - - - - - - - - - - - - -
۳ - - - - - - - - - - - - - - - - - - -
۴ - - - - - - - - - - - - - - - - - - -
۵ - - - - - - - - - - - - - - - - - - -
۶ - - - - - - - - - - - - - - - - - - -
۷ - - - - - - - - - - - - - - - - - - -

(نظارت بیت المال)

تبلیغ کی آسان راہ

آپ جن اردو یا انگریزی دان لوگوں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ اُن کا پتہ ہم کو خوشخط روانہ کریں۔ ہم اُن کو لٹریچر روانہ کر دیں گے:—

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

اعلان نکاح

عزیزم صوبیدار غلام احمد کا نکاح عزیزی رشیدہ خانم بنت ملک محمد مظفر صاحب عباسی مہاجر قادیان حال سیالکوٹ سے بعوض مبلغ پندرہ سو روپیہ حق مہر برہان صاحب مولوی فرزند علی صاحب نے مقام ربوہ بر موقعہ جلسہ مورخہ ۱۶ ۴/۴۹ کو پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک کرے۔ آمین

خاکسار:۔ صوبیدار غلام مصطفیٰ صادق
پی۔ اے۔ او۔ سی۔ ریکارڈ آفس
ملیر کینٹ۔ (کراچی)

شکریہ احباب

عزیز محمد لطیف ناصر کی وفات حسرت آیات پر اکثر احمدی وغیر احمدی احباب کی طرف سے تعزیت نامے موصول ہوئے ہیں۔ جن کے فرداً فرداً جواب دینا میرے لئے مشکل ہے۔ اس لئے میں اخبار الفضل کے ذریعہ ان تمام احباب کا جنہوں نے اظہار ہمدردی فرمایا۔ بصدق دل شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں جزائے خیر دے آمین

محمد علی لاہور چھاؤنی صدر بازار گلی نمبر ۷ مکان ۶۷۹/A

ولادت!

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے ایک سال ہوا۔ سلسلہ عالیہ میں داخل ہونے کی سعادت عطا فرمائی ہے کو اللہ تعالیٰ نے فرزند ارجمند ۵/۴۹-۲ کو عطا فرمایا ہے۔ اس بچہ کی ولادت میرے لئے احمدیت کا انعام ہے احباب کرام سے نہایت عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو خادم دین اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار:۔ شیخ باغ علی کلاتھ مرچنٹ
چوک شہید گنج۔ لنڈا بازار لاہور

درخواستہائے دعا!

"موضع دھیر وکے ضلع لائلپور کے پانچ احمدی اور چھ اُن کے دوست اور رشتہ دار ایک مشہور فوجداری مقدمہ میں عرصہ تین ماہ سے ماخوذ ہیں صحابہ کرام و دیگر احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ مقدمہ میں کامیابی اور ان سب کی باعزت بریت کے لئے درد دل سے دعا فرما کر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں

(مہتاب دین خادم۔ محبوسین)

۲۔ خاکسار کا بھتیجہ عزیزم محمد ناصر سیف لجادصنہ بخار دست اور قے بہت سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے عزیزم محمد ناصر سیف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور اُس کو لمبی اور صالح عمر عطا فرمائے۔ اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ ثم آمین

محمد یوسف خلیق واقف زندگی اکاؤنٹنٹ احمدیہ سنڈیکیٹ کنسری (سندھ)

تاجروں کے لئے نادر موقعہ

اگر آپ تجارت کے حقیقی راستوں پر چلنا چاہتے ہیں۔ تو فوراً پیپلز چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری زرین بلیس متصل لائیڈ زبنک دی مال روڈ لاہور کے ممبر بن جاویں۔ جو کہ ہر قسم کے تاجروں کی نمائندگی کا واحد اور صحیح ادارہ ہے کہ صبح ۹ بجے سے ۱ بجے تک اور ۵ بجے سے ۷ بجے تک کی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں گی۔ اور تجارتی مشکلات کا حل ہر ممکن طریق سے معلوم کیا جائے گا۔ چونکہ اس چیمبر کی بنیاد حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے رکھی گئی ہے۔ جو احباب اس میں دلچسپی نہیں لیں گے۔ وہ ایک خاص صیغہ راز سے محروم رہ جائیں گے۔ چندہ سالانہ برائے رکنیت ۲۵/- برائے فرمز چندہ سالانہ برائے لمیٹڈ فرمز ۵۰/- روپے

خاکسار:۔ چوہدری بشارت حیات بھیم فائننس سکرٹری دی پیپلز چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری زرین بلیس مال روڈ لاہور متصل لائیڈ زبنک

بقیہ صفحہ (۴)

اور سمندر کے کنارے ہی بعض جگہوں پر آباد ہیں وہ اکثر اپنے اسی لباس میں ہی شہر آتے جاتے ہیں اور اپنے اس مخصوص طریق کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں بلکہ وہ اس پر نازاں نظر آتے ہیں۔

سائیکلوں کی بہتات

میں پہلے بتا آیا ہوں کہ ہالینڈ ایک ہموار ملک ہے۔ ایسا ہموار کہ سطح سمندر سے بھی اس کے بعض حصے نیچے ہیں۔ پہاڑیوں کا نام و نشان نہیں۔ سوائے تھوڑے سے جنوبی حصہ کے۔ ملک کی ہمواری اور کم وسعتی نے ملک میں سائیکل کا رواج بہت عام کر دیا ہے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ جتنی اس ملک کی کل آبادی ہے اس سے قریباً نصف تعداد میں لوگوں کے پاس سائیکل ہیں۔ ملک کے لمبے سے لمبے سفر بھی بآسانی سائیکل پر کئے جا سکتے ہیں۔ ایک دن میں انسان آسانی سے ایک سرے سے دوسرے سرے جا پہنچتا ہے۔ ۴۔۵ بجے کے قریب جب دفاتر میں چھٹی ہوتی ہے۔ ایک شخص شہر میں کسی جگہ کھڑا ہو کر سائیکل سواروں کی کثرت کا آسانی سے اندازہ کر سکتا ہے یہ نظارہ بھی پُر لطف ہوتا ہے۔

ہوائی چکیاں

سمندر کے قریب اور سطح کی ہمواری کی وجہ سے ایک اور چیز بھی اس ملک میں خاص ہے۔ اور وہ یہاں کی ہوا سے چلنے والی چکیاں ہیں۔ جو جا بجا حرکت میں نظر آئیں گی۔ جس طرف بھی نکل جائیں ہر جگہ یہ نظر پڑیں گی کسانوں کے لئے یہ بہت مفید ہیں۔ وہ ان سے بڑا کام لیتے ہیں۔

ہالینڈ کے حالات پر جس کسی نے بھی کبھی قلم اٹھائی ہے۔ یا اس کے طبعی حالات پر بحث کی ہے یا ہالینڈ کو تصویر کے پردے میں دکھانے کی کوشش کی ہے۔ ذہن میں ہالینڈ کی ہوا سے چلنے والی چکیوں کو خاص طور پر بیان کیا ہے۔ بلکہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ ہالینڈ کے متعلق کوئی بیان مکمل ہی نہیں کہلا سکتا جب تک کہ اس کے پانی اور اس کی ہوا کو اور ان سے پیدا ہونے والے خاص حالات) کو نہ بیان کیا جائے

سردی کی شدت

ہوا کا ایک لازمی اثر یہ ہے کہ موسم سرما میں ٹمپریچر گو زیادہ نیچے نہ بھی گرے۔ مگر سردی کی شدت کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ برفباری بھی ہوتی ہے مگر اتنی نہیں جتنی پہاڑی ملکوں میں ہوتی ہے۔ سردیوں میں یہاں کے پانی اکثر جم جاتے ہیں۔ انگلینڈ میں یہ نظارہ کم دیکھنے میں آیا تھا۔ مگر انجماد کا جو نظارہ گزشتہ سال یہاں دیکھنے کا موقعہ ملا۔ وہ کچھ اپنی ہی طرز کا تھا ہالینڈ میں پانی کی نالیاں اور نہریں بھی جس کثرت سے ہیں وہ اور کسی ملک میں کم ہی ہوں گی جن نہروں میں کشتی نہیں چلتی۔ اور ان کا پانی ساکن رہتا ہے وہ قریباً تمام کی تمام منجمد ہو گئیں۔ اور ہفتہ عشرہ تک منجمد رہیں۔ ایک ہی موسم سرما میں دو تین بار ایسا ہوا۔ جب پانی جم جاتے ہیں تو لوگ بھی یہاں کے خوب تفریح کا سامان ان سے پیدا کرتے ہیں۔ ہزارہا چھوٹے بڑے سارا سارا دن ان نہروں پر سکیٹ کرتے نظر آتے ہیں

ایک اور عجیب بات انجماد کے متعلق یہ سننے میں آئی کہ چند سال ہوئے یہاں اس قدر سردی پڑی کہ ایمسٹرڈم کے نزدیک سمندر کا ایک کنارہ کوئی ۳ میل تک جم گیا اور ۳ میل کے فاصلہ پر ایک جزیرہ تک پہلے کشتی کے ذریعہ جایا جا سکتا تھا۔ لوگ سکیٹ کرتے ہوئے جانے لگے۔ یہ سمندر گو بڑے سمندر کا کنارہ نہیں۔ بلکہ ردٹ میں ہے۔ مگر پھر بھی حیران کن واقعہ ہے۔ (باقی)

ڈنڈی اور جوٹ کی تجارت

ڈنڈی ۳ر جون۔ جوٹ کی صنعت کا مرکز ڈنڈی جوٹ کی تجارت اور خصوصاً سپلائی کے متعلق بہت مایوس ہے ۱۹۴۸-۴۹ء کے آئندہ ماہ ختم ہونے والے موسم میں درآمد کی مقدار ۵ لاکھ گانٹھوں سے زیادہ ہونے کا امکان نہیں ہے یہ مقدار قبل از جنگ کے اوسط سے نصف ہے۔

۱۹۴۹-۵۰ء تجارتی حلقے پاکستان اور ہندوستان میں کی فصل کے متعلق بھی زیادہ پر امید نہیں ہیں گو کہ صنعت کی امید اسی فصل پر لگی ہوئی ہے بعض اچھے علاقوں میں حد سے زیادہ بارش ہو جانے کی وجہ سے سابقہ امیدوں پر اوس پڑ گئی ہے۔

یہاں جو جہاز سامان لے کر پہنچ رہے ہیں۔ انہیں خام جوٹ کی تھوڑی مقدار ہونے سے بھی تمام جوٹ کی قلت کا اظہار ہوتا ہے اس موسم میں سب سے زیادہ مقدار ۱۲ ہزار گانٹھوں کی آئی جبکہ کسی زمانہ میں عام طور سے چالیس چالیس ہزار گانٹھوں کے جہاز آیا کرتے تھے۔ بہت سے جہازوں میں اس قدر تھوڑی جوٹ ہوتی ہے کہ اسکو ڈنڈی نہیں لایا جا سکتا۔ لیکن چائے کے "پارسل" سے جہازوں پر اتنا بار ہو جاتا ہے کہ انکا ڈنڈی آنا مناسب ہو جاتا ہے اسبات کا بھی انکشاف کیا گیا ہے کہ بلجیم کی بندرگاہوں سے تاجر اس ریشہ کے چھوٹے چھوٹے جہاز لا رہے ہیں۔ جیسے ٹانگو میں جوٹ کے بدل کے طور پر پیدا کرنے کا تجربہ کیا جا رہا ہے۔ (ا۔ستار)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

نارتھ ویسٹرن ریلوے میں مندرجہ ذیل اسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں:۔

الیس نمبر	قسم اسامی	تعداد اسامی
۱	سٹیشن ماسٹر گروپ سٹوڈنٹ	۳۰۰
۲	کمرشیل کلرکس	۲۵۰
۳	سگنیلرز	۷۵

۲۔ عمر:۔ ۱۸ تا ۲۳ سال ۴۹-۷-۲۰ کو (شیڈیول کاسٹ امیدواروں کی صورت میں تین سال کی زیادتی کی اجازت ہے)

۳۔ لیاقت تعلیمی:۔ میٹریکولیشن سیکنڈ ڈویژن۔ جونیئر کیمرج یا اس کے برابر کوئی امتحان

۴۔ جن امیدواروں نے اپنے آپ کو کسی قریبی ایمپلائمنٹ اکسچینج میں ابھی تک رجسٹر نہیں کرایا ان کے لئے رجسٹر کرانے کی آخری تاریخ ۴۹-۶-۲۰ مقرر ہے

۵۔ درخواستیں مقررہ فارموں پر آنی چاہئیں۔ جو بڑے بڑے ریلوے سٹیشنوں کے سٹیشن ماسٹروں سے ایک روپیہ فی کاپی (شیڈیول کاسٹز ۸ آنے) کے حساب سے مل سکتی ہیں جو بمعہ سارٹیفکیٹ بذریعہ ڈاک قریب ترین ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور۔ راولپنڈی۔ ملتان۔ کراچی یا کوئٹہ کو روانہ کی جائیں۔ درخواستیں لفافوں جن پر جیسی صورت ہو سپرنٹنڈنٹ "برائے سٹیشن ماسٹر گروپ سٹوڈنٹ"، "برائے کمرشیل کلرک"، "برائے سگنیلر" لکھا جائے۔

۶۔ امیدواروں کو مورخہ ۴۹-۷-۱۰ کو اور بعد کی تاریخوں میں ۱۰ بجے صبح کے وقت ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز میں ڈویژنل سیلکشن بورڈ کے سامنے انٹرویو کے لئے طلب کیا جائے گا ڈویژنل سیلیکشن بورڈ کے سابقہ انٹرویو کے لئے فری پاس نہیں دیئے جائینگے۔ البتہ سٹیشن ماسٹر گروپ سٹوڈنٹ امیدواروں کو فری پاس صرف اس صورت میں دیئے جائینگے جب سنٹرل سیلیکشن بورڈ لاہور کے سامنے انتخاب کے لئے طلب کئے جائینگے۔ اور جو ۴۹-۸-۱۵ کو اور بعد کی تاریخوں میں کیا جائے گا۔

تمام امیدواروں کو چاہیئے کہ وہ اصل سارٹیفکیٹ خاصکر میٹریکولیشن یا پروونشل سارٹیفکیٹ اپنے ہمراہ لائیں۔ جن امیدواروں کو آخری انتخاب میں چنا جائے گا۔ ان کا ڈاکٹری معائنہ ہوگا۔

دوسری باتوں میں برابری کی صورت میں ریلوے ملازمین کے بیٹوں اور پوتوں کو ترجیح دی جائے گی۔

۷۔ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر لاہور کے ایام رہائش کے اخراجات امیدواروں کو خود برداشت کرنے ہوں گے۔

۸۔ منتخب شدہ امیدواروں کو -/۳۰ روپیہ سیکیورٹی ایک روپیہ خرچ اسٹام اور -/۱۰ روپیہ مس سیکیورٹی کے طور پر والٹن ٹریننگ سکول میں داخل ہونے سے پیشتر جمع کرانے ہوں گے ایام ٹریننگ میں ہر امیدوار کو -/۳۵ روپیہ ماہوار الاؤنس ملے گا جس میں سے -/۲۰ روپیہ میسنگ کے منہا کئے جائینگے۔ ملازمت کی کوئی گارنٹی نہیں۔ مگر جن کو کامیاب ٹریننگ کے بعد رکھا جائے گا۔ انہیں حسب ذیل گریڈوں کے مطابق تنخواہ دی جائے گی۔

۶۹ — ۴ — ۱۰۰ ای بی ۵ — ۱۲۰ (سٹیشن ماسٹر اور سگنیلر)

۶۰ — ۴ — ۱۰۰ ای بی ۵ — ۱۲۰ (کمرشل کلرکوں کے لئے)

۹۔ والٹن ٹریننگ سکول میں ۴۹-۷-۲۳ کو تعلیم شروع ہو جائے گی۔ کامیاب امیدوار نارتھ ویسٹرن ریلوے کے کسی سٹیشن پر کام کرنے کے لئے مجبور ہوگا۔

برائے جنرل منیجر

مسئلہ حیدرآباد پر تصفیہ کے لئے مصر کی مصالحت کی پیشکش

قاہرہ ۳ر جون۔ اخبار المصری کے نامہ نگار مقیم لیک سیکسس نے اطلاع دی ہے۔ کہ اس کو معتبر ذرائع سے یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ مصر نے مسئلہ حیدرآباد پر دونوں ملکوں کے درمیان مصالحت کی پیشکش کی تھی۔ مجلس تحفظ میں مصر کے مستقل نمائندہ سے محمود فوازی نے یہ پیشکش کی تھی۔ اخبار مذکور لکھتا ہے۔ کہ ان کو ایسا کرنے کی ہمت افزائی یوں ہوئی۔ کہ وہ چودھری ظفر اللہ خان اور ہندوستانی نمائندے کے ذاتی دوست ہیں۔ (داستار)

غلام محمد بلیک پول لیبر کانفرنس میں شرکت کریں گے

لندن ۳ر جون۔ وزیر مالیات مسٹر غلام محمد نے آج پاکستان ہاؤس میں پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر ابراہیم رحمت اللہ سے ملاقات کی۔ ادھر خزانے میں پاکستان و برطانیہ کے مابین دونوں ملکوں کے مالی افسروں کے درمیان اسٹرلنگ مذاکرات جاری رہے۔

گفت و شنید کی نوعیت کے متعلق ابھی تک کوئی بیان شائع نہیں کیا گیا ہے۔ لیکن اسکی فضا کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ مسٹر غلام محمد نے لیبر کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے ۶ر جون کو بلیک پول جانے کی دعوت قبول کر لی ہے۔

وزیر اعظم ایٹلی اور سر سٹیفورڈ کرپس کو شلسٹ پالیسی سے متعلقہ معاشی اور مالی نکات پر کانفرنس کو مخاطب کریں گے۔

وزیر مالیات پاکستان ٹی۔ یو۔ سی (T.U.C.) کے مہمان ہوں گے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ ان کا زیادہ وقت وزیر اعظم ایٹلی اور سر سٹیفورڈ کرپس کی معیت میں گذریگا وہ ۸ر جون کو لندن واپس پہنچ جائیں گے۔

اسٹیٹ بنک آف پاکستان کے گورنر مسٹر زاہد حسین مسٹر غلام محمد کے ساتھ صلاح و مشورہ کرنے کے لئے لندن پہنچ گئے ہیں۔ (داستار)

سیام معاہدہ تحفظ کے حق میں ہے

لندن ۳ر جون۔ سیام معاہدہ اوقیانوس کے نمونے پر جارحانہ حملوں کے خلاف ایک معاہدہ تحفظ کے حق میں ہے۔ جس میں سے لیکر بحر چین تک تمام جنوب مشرقی اقوام شامل ہوں:

بنکاک میں ڈیلی ٹیلیگراف کے خاص نامہ نگار نے لکھا ہے۔ کہ وزیر اعظم مارشل سونگرم نے اس خیال کا اظہار ایک ملاقات میں کیا ہے۔ جس میں انہوں نے زور دیا ہے۔ کہ بغیر کسی تاخیر کے انڈونیشیا اور ہند چینی کی گڑبڑ ختم کرنے کے لئے فوری قدم اٹھایا جائے۔ سیام میں کمیونسٹوں کے داخلے کا تذکرہ کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا۔ کہ اس امر کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ کہ روس سیام کے اندرونی معاملات میں مداخلت کر رہا ہے۔ لیکن اس کا حتمی ثبوت موجود ہے۔ کہ چین سے دہشت پسند چینی کمیونسٹ سیام میں داخل ہو رہے ہیں۔ جن میں سے گذشتہ چند ماہ میں دو سو کے قریب پکڑے گئے ہیں۔ انکو ملک بدر کر دیا گیا۔ ایک کروڑ اسی لاکھ کی مجموعی آبادی میں ۲۰ لاکھ کی چینی اقلیت کی طرف سے گڑبڑ کا کچھ اندیشہ ہے۔ لیکن وزیر اعظم نے حفاظتی افواج کی حالت کا مقابلہ کرنے کی لیاقت پر اظہار اطمینان کیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ سیام میں زیادہ تر چینی خوشحال ہیں۔ اور وہ کمیونزم کو قبول نہیں کریں گے۔ ملایا سیام سرحد پر ڈاکوؤں کے خلاف سیام

جڑی بوٹیوں کی تحقیق کا ادارہ

بنگلور ۳ر جون۔ میسور کے ڈسٹرکٹ بورڈ نے ابھی حال میں اپنے اجلاس میں میسور ضلع کے چمراجانگر تعلقہ میں بلیگری رنگانا پہاڑیوں کے قریب جڑی بوٹیوں کی تحقیقات کا ایک ادارہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ بورڈ نے ملیریا کا انسداد کرنے کے لئے بریاپٹن اور ضلع میسور میں کرشن راجا نگر میں بھی صحت کے مراکز کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔ (داستار)

ہائیڈرولک ریسرچ اسٹیشن

بنگلور ۳ر جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت میسور کرشن راجا نگر میں جو شہر میسور سے ۹ میل دور ہے۔ جنوبی ہند میں اپنی قسم کا واحد ریسرچ اسٹیشن قائم کر رہی ہے۔ جہاں ہائیڈرولک اور پاور انجینئرنگ میں تجربے کئے جائیں گے۔

مسٹر دی گنیش آیر اس اسٹیشن کے پہلے ڈائرکٹر ہوں گے۔ یہ ایک مشہور انجینئر ہیں (داستار)

بمبئی میں سعودی عرب کا قونصل خانہ

کراچی ۳ر جون۔ سعودی عرب نے بمبئی میں ایک قونصل خانہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ فلسطین میں سعودی عرب کے سابق قونصل مسٹر یوسف فوزان قونصل کی حیثیت سے اپنے عہدہ کا چارج لینے کے لئے یہاں سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو گئے۔

ہندوستان میں سعودی عرب کا یہ پہلا سفارتی دفتر ہے۔ ہندوستان کا ایک قونصل خانہ جدہ میں ہے (داستار)

کراچی ۳ر جون۔ کلکٹر آفس کے ایک کلرک مشتاق احمد کو اینٹی کرپشن پولیس کے انسپکٹر نے رشوت کے الزام میں گرفتار کر لیا۔ عدالت نے اس کلرک کو ۶ ماہ قید با مشقت کی سزا دی۔

۴ اور برطانیہ کے اشتراک پر مسرت کا اظہار کیا۔ اور بتایا کہ سیام کی پانچ بٹالینوں کے لئے برطانوی اسلحہ اور سامان جنگ اس ہفتہ پینانگ پہنچنے والا ہے (داستار)

پاکستان کی معاشی بنیادیں مستحکم ہیں

"بیٹرو ریویو" کا ملک کی اقتصادی ترقیات پر تبصرہ

لندن ۳ر جون۔ برٹش ایکسپورٹ ٹریڈ ریسرچ آرگنائزیشن (برطانوی برآمدی تجارت کی تحقیقات کی انجمن) کے ترجمان "بیٹرو ریویو" نے آٹھ صفحہ مکمل (اشاعت کی چوتھائی جگہ) اپنی حالیہ اشاعت میں پاکستانی منڈی کی امکانی قوتوں اور ملک کی اقتصادی ترقیات پر ایک معلوماتی مضمون کے لئے وقف کئے ہیں۔

پاکستان کی تیزی کے ساتھ ترقی پر زور دیتے ہوئے مضمون میں لکھا گیا ہے۔ کہ تبادلے اور برآمد کی پابندیوں کے اس دور میں یہ ایک بڑی اہم بات ہے۔ کہ پاکستان کی معاشی بنیادیں مستحکم ہیں۔ اور اس کے پاس اتنی رقم ہے۔ کہ وہ غیر ممالک سے درآمد کی ایک آزادانہ پالیسی برقرار رکھ سکتا ہے۔

پٹ سن۔ کپاس۔ چائے۔ اور تمباکو کی برآمد کی وجہ سے بڑی حد تک پاکستان ایک "قابل رشک حیثیت کا مالک" ہے۔ تبصرہ میں لکھا گیا ہے۔ کہ معقول اسٹرلنگ فاضلات کے علاوہ اپنی موجودہ آمدنی کی وجہ سے پاکستان اسٹرلنگ اور ممکن التحصول کرنسی کے علاقوں سے درآمد کرنے میں ایسی آزادانہ پالیسی اختیار کر سکتا ہے۔ جسکی مثال موجودہ دنیا میں بہت کم ملتی ہے۔

ترقیات کی مکمل تصویر پر نظر ڈالتے ہوئے تبصرے میں کہا گیا ہے۔ کہ پاکستان مستقبل قریب میں زیادہ برطانوی مال کی فروخت کے مواقع پیش کرتا ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں مشکلات کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ان میں حکومت کی مختلف اسکیموں پر روپیہ لگانے کے لئے سرمایہ کی کمی شامل ہے۔ گو عالمگیر بنک سے قرضے حاصل کرنے میں پاکستان ایک اچھی حیثیت رکھتا ہے۔ اور یہ حیثیت امریکہ کے اس حالیہ فیصلے سے بڑھ گئی ہے۔ کہ پاکستان کی امداد کرنے کے سوال پر ٹرومین کے "چوتھے نکتے" کے تحت غور کیا جائیگا۔ تبصرے میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ پاکستان نے امریکہ کے ہاتھ خام اشیاء فروخت کر کے جو ڈالر کمائے ہیں ان کی بدولت وہ مشکل اور سہل التحصول کرنسی کے علاقوں سے اپنی مانگیں پوری کر سکتا ہے۔ اور اس سے پاکستان میں برطانوی مال کو مقابلے کا جو سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ وہ بڑھ جاتا ہے۔ (داستار)

حجاز کی پہلی خاتون ڈاکٹر کا عزم پاکستان

کراچی ۳ر جون۔ پاکستان میں سعودی عرب کے وزیر مختار کی صاحبزادی اور اپنے ملک کی پہلی ڈاکٹر خاتون لطیفہ الخطیب عنقریب پاکستان آئیں گی۔ انہوں نے فواد یونیورسٹی قاہرہ میں تعلیم حاصل کی ہے (داستار)

سر ولیم اسٹرانگ کا عزم بیروت

بیروت ۳ر جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانوی وزارت خارجہ کے مستقل انڈر سیکرٹری سر ولیم اسٹرانگ سنیچر کے روز لبنان پہنچیں گے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ انہوں نے برطانوی قونصل خانہ سے درخواست کی ہے۔ کہ ممتاز لبنانی سرکاری افسروں سے ملاقات کا انتظام کیا جائے۔ (داستار)

آزاد کشمیر میں مریضوں کا مفت علاج

راولپنڈی۔ آزاد کشمیر حکومت کے محکمہ حفظان صحت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ماہ مارچ میں آزاد کشمیر حکومت کے محکمہ حفظان صحت کی طرف سے ۲۰،۱۸۰ مریضوں کا علاج کیا گیا۔ ان میں ۳،۴۵۲ ۴۳۵ مریضوں کو بخار تھا۔ اور باقی کو مختلف بیماریاں تھیں۔ ۷،۴۷۴ اشخاص کو ٹیکا کیا گیا۔ لڑائی کے دوران میں زخمی ہونے والوں

پلاسٹک بٹنوں کی درآمد

کراچی ۳ر جون۔ اطلاع عامہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جہاں تک درآمدی تجارت کے کنٹرول کا تعلق ہے۔ پلاسٹک بٹنوں کو سابقہ حکومت ہند کے نوٹیفکیشن نمبر 97c/43 مورخہ یکم جولائی ۱۹۴۳ء کی جدول کے سلسلہ وار نمبر ۳۲۶ کے حصہ IV میں شامل کیا گیا ہے۔ لہٰذا پلاسٹک بٹنوں کے لئے مذکورہ بالا جدول کے حصہ V کے سلسلہ وار نمبر ۱۲۲ کے تحت درخواست دینی چاہیئے۔

اون کانفرنس

کراچی ۳ر جون۔ بعض اخباروں میں اون کانفرنس کی بابت لکھا گیا ہے۔ کہ وہ ۴ر جون کو شروع ہو گی۔ یہ اطلاع غلط ہے۔ کانفرنس ۳ر جون کو کراچی میں منعقد ہو رہی ہے۔ آنریبل مسٹر عبد الستار پیرزادہ وزیر خوراک زراعت صحت کانفرنس کی صدارت کے فرائض انجام دیں گے۔ اور اون کی تجارت میں دلچسپی لینے والے لوگوں کے علاوہ حکومت پاکستان کی مختلف وزارتوں صوبائی حکومتوں اور ریاستہائے خیرپور اور بہاولپور کے نمائندے بھی کانفرنس میں شریک ہوں گے۔

کانفرنس پاکستان میں ملنے والے اون کی مقدار اور اسکی خصوصیات پر غور کریگی۔ اس کے علاوہ حسب ذیل مسائل پر بھی غور کیا جائے گا۔ "پاک مارک" کے تحت برآمد کے لئے اون کی درجہ بندی۔ اون کا امتحان کرنے کا عمل اور معائنہ کرنے والے عملہ کی تعداد اور اسے کہاں رکھا جائے۔ بندرگاہوں میں معائنہ اور تنقیح کے طریقے۔ کانفرنس میں اس بات پر بھی غور ہوگا۔ کہ "پاک مارک" کے تحت درجہ بندی کئے ہوئے اون کے متعلق بیرونی ممالک میں بہترین نشر و اشاعت کس طرح ہو سکتی ہے۔

بقیہ از صفحہ ۲ کالم ۴